15

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْہَا

مصباح

زنانہ اخبار

مہینے میں دو بار

نمبر ۳ جلد ۹

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر:- قاضی محمد ظہور الدین اکمل

چندہ سالانہ دوروپے ششماہی عمر

۱۵؍ جنوری سنہ ۱۹۳۵ء — ۹؍ شوال المعظم ۱۳۵۳ سنہ ھ

فہرست مضامین

رپورٹ جلسہ سالانہ خواتین جماعت احمدیہ	۳-۶	"ام جنید"
تقریر دلپذیر	۷-۱۳	فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ
وفات مسیح	۱۴-۱۶	محترمہ زینب صاحبہ شاہدرہ
عجائبات عالم	۱۷-۱۸	
وصیتیں	۱۹	

مشرقی خاتون!

زینتِ ایوانِ مشرق اے بہارِ ایشیاء
اے مکمل حُسنِ عصمت پیکرِ شرم و حیا

اے مجسّم ناز! حُسنِ غیرتِ معصوم کے
نیچی نظروں پر حیا کی چادریں ڈالے ہوئے

تیری طینت ہے وفا تیری محبّت ہے غیور
اے سراپا سادگی اے جنتِ مشرق کی حُور

تیری پیشانی پہ آتا ہے جو غیرت سے عرق
دیکھ بنجاتا ہے اِک تاریخ ہستی کا ورق

افتخار ملک وجہ عزّت مشرق ہے تو
دَوڑتا ہے تیری رگ رگ میں شرافت کا لہو

اے مکمل آدمیت خلد ہستی کی بہار
صنف نازک کا تری ہستی سے ہے قائم وقار

آدمیّت کے خزانے تیرے ہاتھوں کے نثار
چھوٹ سکتا ہی نہیں جس سے کہ دامان وقار

سچ ہے، زینت سے فزوں تر ایک تیری سادگی
تیرتی ہے جیسے پانی پر بنفشہ کی کلی!

ہے تری تہذیب میں حُسنِ قدامت کی چمک
دیکھتا ہوں تیرے مستقبل میں ماضی کی جھلک

دیکھ شعلہ مغربی تہذیب غیرت سوز کا
وہ تری جانب بڑھا لِلّٰہ دامن کو بچا!

اِسقدر واضح حماقت بھول وُہ بھی ایسی بھول
ہائے دنیا نے سمجھ رکھا ہے انگاروں کو پھُول

اِس غلط فہمی کا ہوجائے ازالہ جلد کاش
ہو رہی ہے ریت کے تودوں میں پانی کی تلاش

دیکھ لغزش میں نہ آجائے ترا پائے ثبات
ہے نظر مشرق کی تیری سمت اے ام النبات

از خود
([illegible])

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دار الامان کی خبریں

جلسہ سالانہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ جلسہ سالانہ پر آنے والے کئی اصحاب نماز عید پڑھکر اپنے گھروں کو واپس گئے ؛

عید کے دن شام کو صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور غربار کی دعوت طعام سلسلہ کی طرف سے ہوئی ؛

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت ان ایّام میں بفضل خدا اچھی ہے۔ حضرت اُمّ المؤمنین بھی بخیر و عافیت ہیں۔ محترمہ سیّدہ مبارکہ بیگم صاحبہ کی طبیعت بہت ناساز رہی اب خدا کے فضل سے اچھے ہو رہے ہیں۔ آج کل دار الامان (دار السلام) میں تشریف فرما ہیں ؛

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ر جنوری ۱۹۳۵ء

رپورٹ جلسہ سالانہ خواتین جماعت احمدیہ ۱۹۳۴ء

[illegible]

اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم و رحم کے ساتھ ہمارا سالانہ جلسہ ۱۹۳۴ء امسال بھی کامرانی اور کامیابی سے ختم ہوا۔ جس کی مختصر کیفیت عرض کرتی ہوں۔ تاکہ جو بیرونی بہنیں کسی عذر یا معذوری کے باعث تشریف لاکر شامل نہیں ہو سکیں۔ وہ باخبر ہو سکیں۔ حضور خلیفۃ المسیح الثانی امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز کی مفید اور بابرکت تقریر علیحدہ لکھی جاویگی۔ انشاء اللہ

ہماری محترمہ ام طاہرہ صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ کی شبانہ روز سرگرمیوں اور محنتوں کا نتیجہ ہے۔ کہ اب کے بھی انتظام بہت اعلےٰ رہا۔ زنانہ جلسہ گاہ وسیع کی گئی۔ اور صحن بہت زیادہ بڑھا لیا گیا۔ جلسہ گاہ کے ہی دو کمروں میں زنانہ نمائش کا سامان تھا۔ اور عارضی قناتیں لگا کر باقاعدہ راستے اور دروازے بنائے گئے تھے۔ پانی رکھنے کا انتظام بھی عمدگی سے کیا گیا تھا۔ اور سٹیج کافی فراخ اور مضبوط بنادی گئی تھی۔ مستورات کے بیٹھنے کے لئے بانسوں کے اندر حلقوں کی سی شکل بنا کر باقاعدہ دروازے رکھے گئے اور ان میں گھاس بچھا کر خوب آرام دہ جگہ تھی۔ باقی انتظام کی کیفیت مفصلہ ذیل عہدوں سے ظاہر ہے۔ ناظمہ جلسہ۔ مہمان نواز منتظمہ روشنی۔ منتظمہ صفائی برتن۔ منتظمہ آب رسانی منتظمہ صفائی۔ منتظمہ سٹور۔ منتظمہ تقسیم خوراک۔ منتظمہ سٹیج۔ منتظمہ جلسہ گاہ۔ منتظمہ بیعت۔ منتظمہ نمائش۔ محاسبہ مفتشہ ٹکٹ۔ منتظمہ تقسیم ٹکٹ۔ نگران منتظمہ استقبال رپورٹرز۔ انسپکٹرس وغیرہ ؞

۲۶ر دسمبر ۱۹۳۴ء پہلا دن

پروگرام کے موجب ۲۶ر دسمبر ۱۹۳۴ء

ٹھیک ۱/۲ ۱۰ بجے کارروائی جلسہ خواتین بصدارت سیدہ فضیلت بیگم صاحبہ سیالکوٹ شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم عزیزہ رشیدہ بنت سردار کرمداد خانصاحب نے کی۔ پھر اس کے بعد ایک مہمان خاتون ممتاز بیگم صاحبہ کوٹ قیصرانی نے قرآن کریم نہایت خوش الحانی سے پڑھا۔ جو بہت سکون واحترام اور توجہ سے سُنا گیا۔ اسکے بعد صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ نے نظم سنائی اور استانی میمونہ صاحبہ نے اپنا مضمون "وفات مسیح" پر لکھا ہوا باآواز بلند وواضح سُنایا اور سمجھایا۔ جو مجمع خواتین نے خاموشی سے سُنا۔ اس کے بعد سیدہ فضیلت صاحبہ نے مختصر تقریر کی اور یہ بھی بتایا کہ رمضان شریف میں صرف بھوک اور فاقہ کا ہی روزہ

نہیں ہؤا کرتا۔ بلکہ اپنے جذبات کو بند رکھنے کا نام بھی روزہ ہے۔ پس زبان سے فضول گفتگو کرنے کا بھی روزہ چاہیئے۔ اسکے بعد ۱۱ بجے عزیزہ رحمت النساء صاحبہ بنت مولوی رحمت علی صاحب (مولوی فاضل) مبلغ جاوہ نے اپنا مضمون ۱۵ منٹ میں ختم کیا۔ اور اسکے بعد ہماری محترمہ بہن اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر شفیع احمد صاحب دہلوی نے "نماز کی پابندی" پر بہت اعلیٰ درجہ کی تقریر کی انکی زبان کی فصاحت اور برجستہ الفاظ اور پُرجوش لہجے نے سمجھدار سامعین خواتین پر بہت اچھا اثر ڈالا۔ پھر ٹھیک ۱۲ بجے مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کی تقریر "اجراء نبوت پر" شروع ہوئی۔ مولانا موصوف کی آواز بلند ہے۔ واضح ہے۔ عمدہ وعظ اور آسان پیرایہ اظہار مطالب پُرمغز۔ دلائل عقلیہ و نقلیہ نے خوب تاثیر پیدا کی۔ کہہ سکتے ہیں۔ کہ یہ ایک کامیاب تقریر تھی۔ اسکے بعد محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ اور افتخار بیگم صاحبہ نے اپنے اپنے مضمون سُنائے۔ اور دو بجے پہلے دن کی کارروائی ختم ہوئی ؛

دُوسرا دن ۲۷ دسمبر ۱۹۲۴ء

آج چونکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر پروگرام میں رکھی گئی تھی۔ اسلئے حضور کی تشریف آوری سے پہلے ۱۰ بجے حسب پروگرام کچھ کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم محترمہ ام طاہر احمد صاحبہ نے کی اسکے بعد نظم ہوئی۔ اور سیدہ فضیلت بیگم صاحبہ سیالکوٹ نے "اسوۂ صحابیات" پر بہت عمدہ اور دلکش تقریر کی اور پُرجوش الفاظ میں اپنی بہنوں کو یاد دلایا کہ صحابیات کا اسوہ سیکھو اور دینی رتبہ پاؤ۔ تم کو یاد رہے کہ ہم عورتوں میں تقلید کا مادہ زیادہ ہوتا ہے۔ تو اگر تقلید کرنی ہے تو سیدہ عائشہ صدیقہ کی کرو جن سے آدھا دینا اسلام اُمت محمدیہ کو پہنچا۔ اور جو اپنا سارا مال غریبوں میں بانٹ دیا کرتی تھیں۔ اور جس کے دروازہ پر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ایسے بادشاہ کے سفیر فتاویٰ پوچھنے آتے۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ کی پیروی کرو۔ جو ایثار اور قربانی فرمانبرداری میں بینظیر خاتون تھیں۔ اسماء رضی اللہ عنہ کی متابعت کرو جو عبداللہ بن زبیر ایسے جلیل القدر بیٹے کو خدا کے راستہ میں قربان کرنا فخر و سعادت جانتی تھیں۔ وغیرہ

اسکے بعد حضرت مفتی ڈاکٹر محمد صادق صاحب کی تقریر ذکر حبیبؐ پر شروع ہوئی۔ جو نہایت دلپذیر تھی۔ (مگر افسوس کہ وقت ½۱۲ بجے کا تھا بیرونی عورتوں میں از حد شور و غل ہونے لگا) اور مفتی صاحب کی آواز بھی ذرا بوجہ علیل طبیعت کے کمزور تھی۔ خیر مبارک حالات کے سننے سے جو کان محروم رہے ان کی قسمت۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کا بھی وضاحت سے ذکر فرمایا حضرت مفتی صاحب کا دم غنیمت ہے۔ آپ کے سادہ سادہ الفاظ دلنشین ہوتے ہیں۔ اور آپ جو حالات سُناتے ہیں۔ ان سے احمدیت و اسلام پر ایمان بڑھتا ہے۔ اسکے بعد عزیزہ زینب بنت جناب احمد الدین صاحب زرگر محصل چندہ کشمیر فنڈ نے اپنا مضمون "اسلام کا دامن ہر ایک کے لئے کھلا ہؤا ہے" سُنایا۔ اور محترمہ عنایت بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی بقاپوری صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے اپنا مضمون ...... شروع کیا۔ اور جلد ہی وقت پورا ہو جانے کے باعث جلسہ ختم ہو گیا۔ آج حضرت امیر المومنین کی تقریر بوجہ علالت طبع نہ ہو سکی ؛

تیسرا دن ۲۸ ر دسمبر سنہ ۱۹۳۴ء

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تشریف آوری سے پہلے تمام صحن جلسہ گاہ خواتین سے خوب پُر تھا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ اور عزیزہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولانا عبدالسلام عمر۔ بی۔ اے نے اپنا مضمون۔ اور محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ بی۔ اے نے بھی اپنا مضمون سنایا ؛

اس کے بعد سیکرٹری لجنہ محترمہ ام طاہر احمد صاحبہ نے سالانہ رپورٹ لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ و قادیان سُنائیں۔ جو اپنے وقت پر اخبار میں علیحدہ چھپیں گی۔ اور اس کے بعد ٹھیک ۱۱ بجے اعلیٰ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تشریف لائے۔ حضور نے الحمد شریف پڑھنے کے بعد پورا ایک گھنٹہ نصائح فرمائیں۔ یہ تقریر یا اس کا خلاصہ جتنا قلمبند ہو سکا علیحدہ دیا جا رہا ہے۔

فرمایا۔ ہمارے ملک میں عام طور سے عورتوں کے متعلق لوگوں میں یہ خیال پیدا ہو گیا ہے۔ کہ عورتیں کچھ نہیں کر سکتیں۔ نہ کوئی بڑا کام کر سکتی ہیں۔ اور عورتوں نے خود بھی اپنے آپ کو سمجھ لیا۔ کہ ہم چونکہ ناقص العقل و ناقص الدین ہیں اس لئے ہم کچھ نہیں کر سکتیں۔ حالانکہ یہ خیال درست نہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ان کو غیرت دلانے اور ترقی دین کی جانب بڑھنے کے لئے فرمایا تھا۔ کہ میں نے عورتوں کو دوزخ میں زیادہ دیکھا۔ اس لئے تا کہ وہ غیرت میں آ کر زیادہ شکرگذار ہوں۔ زیادہ نیکیاں کر کے جنت کے وارث بن جائیں نہ کہ بجائے ترقی کرنے کے تنزل کی جانب قدم اٹھائیں

پھر فرمایا حقیقی اسلام آجکل احمدیت میں ہی ہے۔ موجودہ زمانہ کے مولویوں نے اپنے ایجاد کردہ اسلام کی نہایت گھناؤنی تصویر پیش کر کے غیر مذاہب والوں کو بھی اسلام سے نفرت دلا دی اور عورتوں کے متعلق تو ایسے ایسے من گھڑت مسئلے بنائے۔ کہ اگر ان پر انسان یقین کر لے تو پھر عورت کا ٹھکانا۔ تو جہنم کا نچلا طبقہ سمجھئے۔ اور اسکی نجات کا کوئی رستہ نظر نہ آئے۔ مگر ہر ایک مرد ہو یا عورت انسانیت کے لحاظ سے برابر ہیں۔ گو انتظامی امور میں مرد اور عورت کا کام جدا ہے۔ مگر انسانیت کے لحاظ سے دونوں برابر ہیں۔ جس طرح مردوں پر دین کے فرائض ہیں ویسے ہی عورتوں پر بھی ہیں۔ تو احمدیت پر آجکل بہت بڑی یورش دشمنوں کی ہے۔ مسلمان کہلانیوالے سارا زور احمدیت کے مٹانے پر لگا رہے ہیں۔ ہمارے خلاف گورنمنٹ کو طرح طرح سے اکساتے رہتے ہیں۔ اور ہماری نسبت بدظنیاں پھیلاتے ہیں۔ غرض ہر طرح اپنی طاقت ہمارے مٹانے پر لگا رہے ہیں (گو دنیا کی کوئی طاقت احمدیت کو نہیں مٹا سکتی) تو ضرورت ہے۔ کہ ایسے نازک وقت میں عورتیں خاص طور سے اپنے مالی ایثار اور قربانیوں سے دین کی خدمت کریں (کہ اس زمانے میں یہی جہاد فی سبیل اللہ ہے) میں نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کے متعلق چند تجاویز پیش کی ہیں جو چھپ چکی ہیں۔

(۱) سادہ زندگی بسر کرو۔ نئے زیور نہ بنواؤ بلکہ پورانے زیورات بھی فروخت کر کے کوئی جائداد بنالو جو مال بڑھانے کا موجب ہو۔ اور اس سے دین کی خدمت کر سکو۔

(۲) ایک ہی سالن پر گذارہ کرو۔ اسراف نہ ہو جو اسلام میں سخت منع ہے۔

(۳) لباس میں سادگی اور کفایت مد نظر رکھو۔

(۴) اپنے ہاتھ سے کام کرو بلکہ نوکروں سے ملکر کام کرو۔ کہ یہ اسلامی شعار ہے۔

(۵) دستکاریاں مفید اور آرائش و سنگار کے لئے نہ ہوں۔ بلکہ کچھ کمانے کے لئے بناؤ۔

دو کام فی الحال تمہارے سپرد کرتا ہوں۔ اس پر پوری توجہ سے عامل ہو کر دین کی خدمت کرو۔ اور احمدیت کو اور اسلام کو تقویت پہنچاؤ۔ میرا ارادہ ہے کہ ہر بڑے شہر میں سر دست لاہور میں بڑے پیمانہ پر زنانہ دستکاری کی نمائش ہو۔ اور زنانہ کانفرنس تبلیغی ہو۔ چونکہ عورتوں کا دل عموماً سادہ اور نرم ہوتا ہے۔ وہ حق کو جلدی سمجھ لیتی ہیں۔ اس لئے عورتوں کی تبلیغی کانفرنس ہو تو احمدیت کی اشاعت ہوگی۔ اس کی قبولیت بڑھیگی۔ پس تمہارے سپرد یہ دو کام کرتا ہوں ایک تو نمائش دستکاری کے لئے اپنے ہاتھوں سے مفید کام کرو اور دوسرے علم سیکھو اور تقریریں کرنی سیکھو تاکہ تمہاری زندگی دین کے لئے مفید ہو۔ دیکھو جنگ کے وقت آرام اور آسائش منع ہے۔ ہمارے دشمن پورے زور سے حملہ آور ہیں۔ تو ہمیں چاہیئے کہ مدافعت کے لئے بھی پوری طرح تیاری کریں۔

اس کے بعد لمبی دعا فرمائی اور نماز جمعہ کے لئے حضور تشریف لے گئے۔ بعد میں ڈاکٹر عبداللہ صاحب پنشنر نے حفظان صحت پر کچھ مضمون بیان فرمایا۔ اور نماز جمعہ کے لئے بعد دعا جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ زنانہ نمائش بھی بعد از اوقات جلسہ کھلتی رہی۔ احمدی بہنوں نے بعض اشیاء خرید کر امداد کی۔ اس کے متعلق منتظمہ صاحبہ نمائش لکھیں گی۔ میرے خیال میں تعداد حاضرات جلسہ چار پانچ ہزار سے زائد ہوگی۔ گو کسی چندہ کی تحریک جلسہ میں بالکل نہیں کی گئی تھی۔ تاہم مخلص خواتین نے اصرار سے چندہ دیا۔ جو سیکرٹری صاحبہ مکرمہ تحریر فرمائیں گی۔ والسلام

(عاجزہ سکینۃ النساء قادیان)

مصباح کی توسیع اشاعت

میں نے نہایت وضاحت کے ساتھ کئی مرتبہ مصباحی بہنوں کو توجہ دلائی ہے۔ کہ اخبار کی مالی حالت اچھی نہیں۔ خرچ باوجود کفایت کے آمد سے زیادہ ہے۔ اور اس طرح پر یہ اخبار چل نہیں سکیگا۔ بحالیکہ میرا ارادہ اسے ہفتہ وار کر دینے کا ہے۔ اگر ہر لکھی پڑھی احمدی خاتون اسکی خریداری اپنے پر لازم کر لے۔ اور ہر احمدی کے گھر میں مصباح جاری ہو۔ اور جن بہنوں نے تا حال ۱۹۳۴ء یعنی پچھلے سال کا چندہ نہیں دیا وہ بقایا ادا کر دیں۔ تو ایک مہینے میں مصباح کی کایا پلٹ سکتی ہیں۔ افسوس ہے کہ مضمون نگار بہنیں بھی قلمی امداد سے لاپرواہ ہیں۔ وہ بھی توجہ فرمائیں تو یہ اخبار زیادہ دلچسپ ہو جائے۔

(مینجر اخبار مصباح)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقریر دلپذیر

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز کی تقریر جو حضورؓ نے جلسہ سالانہ خواتین میں بروز جمعہ مورخہ ۲۸ر دسمبر ۱۹۳۴ء فرمائی۔

سورت فاتحہ کے بعد فرمایا:-

ہمارے ملک بلکہ تمام ملکوں میں یہ بات پھیل گئی ہے۔ کہ عورتیں جو ہیں وہ طبعی طور پر اور فطری طور پر کوئی بڑا کام کرنے کی اہل نہیں۔ تو عورتوں کو چاہیئے تھا کہ وہ بڑے کام کر کے ان کے اس خیال کو غلط ثابت کرتیں لیکن برخلاف اس کے وہ بھی اس پر قانع ہو گئیں۔ کیا واقعی وہ کسی بڑے کام کی اہل نہیں۔ اور کیا اس کی بڑی بھاری وجہ یہ ہے۔ کہ رسول کریمؐ نے حدیث شریف میں فرمایا کہ دوزخ میں میں نے بہت سی عورتیں دیکھیں بوجہ احسان فراموش کرنے اور بوجہ ناقص العقل اور بوجہ ناقص الدین ہونے کے حضور کا یہ فرمانا تو عورتوں کو اُن کے نقص سے آگاہ کرنے کے لئے تھا۔ کہ دیکھو تمہارے یہ نقص تم کو دوزخ میں لے جانے کے محرک ہیں۔ احسان کی قدر نہ کرنا یہ فطرت نہیں ہو سکتی بلکہ یہ عادت ہے۔ دیکھو اگر ایک چور چوری کرتا ہے تو چوری اس کی فطرت نہیں بلکہ عادت ہے۔ اگر عورتوں کی عادت ...... احسان فراموشی کرنا ہے تو یہ عادت جو ہے وہ بدلی جا سکتی ہے۔ لیکن اِس وقت کے جاہل علماء نے عورتوں کو بجائے یہ بتانے کے کہ تم میں یہ عادات خراب ہیں۔ اِن کو چھوڑ دو۔ ان کو یہ بتلایا کہ تمہاری فطرت ہی ایسی ہے۔ کہ تم اِس کو چھوڑ ہی نہیں سکتیں۔ اور عورتوں نے بھی یہ کہہ دیا۔ کہ اچھا ایسا ہی سہی پس جب طبیب کسی بیماری کا علاج نہ کرے۔ اور مریض تسلی پا جائے۔ تو پھر نتیجہ ہلاکت ہی ہے۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ عورتیں بوجہ اس کے دوزخ میں جائیں گی۔ کہ وہ احسان فراموش ہیں۔ ناقص ہیں دین میں اور ناقص ہیں عقل میں۔ ان کو غیرت دلائی۔ کہ تم ان عادتوں کو چھوڑ دو تو جنت میں داخل ہو جاؤ گی۔ جیسا کہ رسول کریم صلعم کی دایہ آپؐ کے پاس آئیں۔ تو آپؐ نے ان کو خوش طبعی کے طور پر کہا کہ بوڑھا تو جنت میں داخل ہو ہی نہیں سکتا۔ وہ بہت پریشان ہوئیں تو آپؐ نے فرمایا۔ کہ جنت میں سب جوان ہو کر داخل ہوں گے۔ تو مطلب آپؐ کا عورتوں کو کہنے سے یہی تھا۔ کہ تم احسان فراموشی چھوڑ دو۔ اور اپنی عقلوں کو بڑھاؤ۔ اکثر بچوں کو دیکھا ہے۔ کہ پہلے عقل کم ہوتی ہے لیکن عمر کے ساتھ ساتھ عقل درست ہو جاتی ہے۔ تو اب اگر عورتوں کو بھی ایسا کہا کہ تم عقل میں یا دین میں ناقص ہو تو کیا وہ عقل یا دین چھوڑ کر بیٹھ جائیں۔ نہیں ہرگز نہیں۔ کیونکہ تم ناقص ہو دین میں۔ اس کا مطلب یہ نہ تھا۔ کہ تم دین چھوڑ کر ہی بیٹھ جاؤ۔ بلکہ یہ تھا۔ کہ تم دین سیکھو ہم دیکھتے ہیں بچے اسکولوں میں جاتے ہیں۔ اور شروع میں وہ کچھ نہیں جانتے۔ لیکن آخر سیکھ کر جانتے ہیں۔ تو کیا معنی شروع میں پڑھنا نہ آئے تو پڑھنا ہی چھوڑ دیا جائے یہ تو نصیحت تھی۔ کہ احسان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فراموشی چھوڑ دو۔ دیکھو رسول کریم صلعم کا کتنا بڑا احسان ہے۔ کہ آپؐ سے پہلے عورتوں کو جانوروں کی طرح سمجھا جاتا تھا۔ اور طرح طرح کے ناقص نام رکھے جاتے تھے۔ اور اب بھی اکثر قومیں ان میں روح ہی نہیں مانتیں۔ تو رسول کریمؐ نے کس قدر احسان کیا ہے یہ فرما کر کہ عورت اور مرد انسانیت میں برابر ہیں۔ ہم تو دیکھتے ہیں۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ کہ عورت دیندار ہوتی ہے۔ اور مرد دین میں کمزور۔ عورت عقلمند ہوتی ہے۔ اور مرد عقل میں کمزور یہ کتنا بڑا رسول کریمؐ نے عورتوں پر احسان کیا۔ تو عورتوں کا فرض تھا کہ اس احسان کے شکریہ میں اشاعت اسلام کرتیں لیکن یہ سب قصور علماء زمانہ کا ہے۔ انہوں نے عورتوں کو یہ بتلایا۔ کہ تمہاری عقل اور ذہن کمزور ہے۔ تم کچھ کر ہی نہیں سکتیں۔ حالانکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کو غیرت دلائی تھی۔ کہ تم کہاں بغیر عمل صالح کو جنت میں داخل ہو سکتی ہو عقل نہیں سیکھنی ہو دین کے کام نہیں کرتی ہو۔ عقل کام سے آتی ہے۔ اور کام سیکھنے سے آتے ہیں۔ لیکن اس کا الٹا مفہوم سمجھانے کا قصور مولویوں کا ہے۔ آج میں نے تمہیں حدیث کی حقیقت سمجھا دی ہے تاکہ تم اچھی طرح سمجھ لو۔ کہ اس کا مطلب یہ تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اب اس نصیحت کے بعد جو تمہید ہے میرے مضمون کی۔ یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ اسلام کی خدمت کا یہ نادر موقعہ ہے۔ کیونکہ اسلام کا آدھا حصہ مولویوں

نے مار دیا تھا۔ کہ عورتیں ناقص العقل ہیں۔ وہ کچھ کر ہی نہیں سکتیں اور اسلام کے متعلق ایسی ایسی باتیں مسلمانوں میں پیدا کی تھیں۔ کہ مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہوگیا۔ کہ تمام انبیاءؑ بھی مسِ شیطان سے مبرا نہیں۔ الغرض سارے انبیاء پر کچھ نہ کچھ عیب لگائے ہوئے تھے۔ لیکن حضرت مسیح موعودؑ نے آکر اسلام کی اصل تصویر پیش کی علماء نے لوگوں میں یہ پھیلایا ہوا تھا۔ کہ قرآن کریم کی بہت سی ایسی باتیں ہیں جو ماننے کے قابل نہیں۔ اگر وہ سب میں تم کو بتاؤں تو تم حیران ہو جاؤ۔ یاد رکھو اسلام وہی ہے جو حضرت مسیح موعودؑ نے پیش کیا ہے حقیقی اسلام ہے تو وہ احمدیت ہی ہے۔ پس اگر اس وقت احمدیت خطرے میں ہے۔ تو اسلام خطرے میں ہے۔ اب جو اسلام دوسرے مولوی پیش کرتے ہیں۔ وہ ہرگز ماننے کے قابل نہیں۔ غیر مسلموں کے سامنے یہ اسلام کی تعلیم بُرے رنگ میں پیش کرتے ہیں۔ مثلاً اگر کوئی غیر مسلم مسافر اکیلا مل جائے تو اس کا مال چھین لو اگر کسی کافر کی بیوی مل جائے۔ تو بغیر نکاح کے جائز۔ تو ایسے اسلام کو کون مانے گا پھر علماء کہتے ہیں۔ کہ جہاد کا مسئلہ اصل اسلام ہے۔ ہندو۔ عیسائی۔ سکھ جو بھی ہو اس کا قتل جائز۔ اس کا مال لے لینا جائز۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ میں ایکدفعہ امرتسر گیا۔ اور ایک آدمی کو چار آنے دیئے۔ کہ کچھ مٹھائی خرید لاؤ۔ جب وہ چیز لیکر واپس آیا تو پیسے بھی اس کے ہاتھ میں تھے۔ میں نے پوچھا تم چیز بھی لائے ہو۔ اور پیسے بھی واپس لائے ہو۔ کہنے لگا کہ یہ مال غنیمت کا ہے

میں نے دوکاندار کو کہا۔ کہ اندر سے دوسری چیز مجھے لا کر دکھاؤ۔ وہ اندر سے چیز لینے گیا تو میں نے اٹھنی اس کی اٹھا لی۔ میں نے کہا تم نے یہ چوری کی ہے کہنے لگا۔ وہ تو ہندو تھا مسلمان نہ تھا۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ احسان ہے۔ کہ اسلام کی صحیح تعلیم پیش کی ہے۔ اگر کوئی اسلام کی یہ تعلیم پیش کرے۔ کہ ہندو ہو سکھ ہو عیسائی ہو۔ ان کو مارو ان کی چوری کرو۔ ....

تو کیا کوئی ایسے اسلام کو مانے گا۔ ہر گز کوئی ماننے کو تیار نہیں ہوگا۔ اس بنا پر وہ کہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاد کو منسوخ کر دیا ہے۔ اور آجکل وہ احمدیوں کے دشمن ہو رہے ہیں۔ اور آجکل مولویوں نے جگہ جگہ جتھے بنائے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ چونکہ اسلام جہاد کا حکم دیتا ہے اور یہ اسکے برخلاف ہیں۔ اسلئے اُن کو اور ان کی جماعت کو تباہ کر دو۔ کیونکہ انہوں نے تو مسلمانوں کی تلوار توڑ دی۔ وہ جماعت احمدیہ کی تباہی و ایذا کے کیوں درپے ہیں۔ اسی لئے کہ حضرت صاحبؑ نے ظلم اور بے ایمانی دور کی حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحبؓ کو کابل والوں نے اسی لئے مروایا تھا۔ کہ وہ کہتے تھے کہ انگریزوں کو نہ مارو۔ اسی طرح اور ایک احمدی تھا۔ جو اکیلا تھا اسکے باپ اور رشتہ دار غیر احمدی تھے اسکو کھانا کھلانے سے پہلے اس طرح مارا جاتا تھا جیسے کھانے کے ساتھ سالن دیا جاتا ہے۔ اور ہر روز اُسے اسی طرح مارا جاتا تھا۔ ایکدفعہ اسکے بھائی اسکو مار رہے تھے۔ کہ اسکا باپ آگیا۔ اور وہ چلایا کہ میں مر گیا۔ تو اُس کے باپ کو کچھ رحم آیا اور کہا کہ اِس کو چھوڑ دو۔ دو سال برابر اس کی یہی حالت رہی صرف اس پر غصہ یہی تھا کہ وہ احمدی ہو گیا ہے۔ اسی طرح نارووال کا ایک شخص جو تجارت کیا کرتا تھا۔ اُس کو بڑی تکلیفیں پہنچائی گئیں۔ کابل کی حالت تم سُن چکی ہو۔ جو جو حالات وہاں پیش آتے رہے ہیں۔ پھر لاہور اور بعض جماعتوں کے احمدی تبلیغ کیلئے گئے۔ تو کئی سو آدمی اُن کے پیچھے پڑے۔ کُتّے ان کے پیچھے ڈالے گئے بعض عورتیں جو احمدی ہو گئیں یا غلطی سے غیر احمدیوں کے ہاں بیاہی گئیں اُن کے میرے پاس اکثر خطوط آتے ہیں۔ اُن کو گالیاں دیجاتی ہیں۔ اور طرح طرح کی تکلیفیں پہنچاتے ہیں۔ اکثر غیر احمدی جو دفتروں میں افسر ہیں وُہ احمدیوں کو تکلیفیں دیتے ہیں۔ اور ان کو چھٹیاں نہیں دیتے کہ وہ جلسہ سالانہ میں شمولیت کر سکیں یا برخاست کرا دیتے ہیں۔ پھر تعلیم یافتہ جو دفتروں میں ملازمت کے لئے جاتے ہیں۔ ان کی ملازمت میں طرح طرح کی روک ڈالتے ہیں محض اس لئے کہ ملازمت چاہنے والے احمدی ہیں۔ پھر کئی احمدی ایسے ہیں جن کے بیوی بچوں نے ان کا بائیکاٹ کر دیا۔ اور سالہا سال کے بعد بیوی احمدی ہوئی۔ اور وہ کئی سال تکلیفیں اٹھاتے رہے پھر گورنمنٹ کے پاس جا کر یہ اطلاع دیجاتی ہے کہ یہ گورنمنٹ کے برخلاف ہیں۔ ادھر ہمیں یہ کہا جاتا ہے۔ کہ یہ گورنمنٹ کے جاسوس ہیں اور گورنمنٹ کو یہ کہکر ہمارے برخلاف کرتے ہیں۔ اور ادھر پبلک کو اکساتے ہیں۔ کہ ان پر حملہ کر دو۔ ان کے اسباب توڑ دو۔ مسجدوں میں کہا جاتا ہے۔ کہ احمدی سؤر ہیں اِن کو مسجدوں میں نہ آنے دو۔ نکاحوں کے فسخ کی تجویزیں پاس کرتے ہیں۔ غرض اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقت ہماری حالت ایسی ہی ہے جیسے کہ رسول کریم صلعم کے زمانے میں مسلمانوں کی تھی۔ باوجود زمین وسیع ہونیکے ہم پر تنگ ہے۔ ابھی حال میں قادیان میں جلسے ہوئے اور ہمیں گالیاں دی گئیں۔ اور گورنمنٹ کے بعض افسروں نے بھی اُن کا ساتھ دیا۔ ادھر گورنمنٹ کو برخلاف کیا جاتا ہے۔ ادھر لوگوں کو بہکایا جاتا ہے۔ بہرحال ہمارے دشمن یاد رکھیں وہ ناکام رہینگے بیشک بیوی بچے اور خاوند کو چھوڑدے۔ اور خاوند بچوں اور بیوی کو چھوڑدے۔ لیکن احمدیت نہیں چھوڑی جاسکتی۔ ابھی حال ہی کا واقعہ ہے۔ ایک بچہ آیا۔ اسکی ماں باپ نے اُس پر بڑی سختیاں کیں۔ اس کے کپڑے تک اتار لئے۔ ہماری جماعت اس کو کپڑے پہنا کر لائی ہے۔ سو جو آنیوالے ہیں وہ آئیں گے خواہ کچھ بھی ہو۔ جسے خدا نے لانا تھا وہ کپڑے تک اتروا آیا اور آگیا جسے خدا لاتا ہے کون ہے جو اُس کو روک سکتا ہے۔ ایمان کو کوئی تلوار سے کاٹکر پتھروں سے مار کر ہٹا نہیں سکتا۔ کابل کے حالات شہزادہ عبداللطیف صاحب کے حالات اور نعمت اللہ خان شہید کے حالات سب جانتے ہیں۔ کہ اُن کو بازاروں میں پھراتے تھے بعض کو نکیل ڈالکر کہ تم احمدیت کو چھوڑدو۔ لیکن وہ احمدیت سے نہ پھرے۔ شہزادہ عبداللطیف صاحب کو جب میدان میں لایا گیا۔ تو بادشاہ نے کہا کہ اب بھی احمدیت کو چھوڑ دو۔ علماء پتھر مارتے تھے۔ آپ کے مرید ٹھکریاں دیکھکر رونے۔ تو آپ فرماتے یہ سونے کے کنگن ہیں۔ ایک ہندوستان کا تاجر جو اسوقت وہاں موجود تھا۔ اور وہ اب احمدی ہے۔ وہ کہتا ہے۔ کہ میں نے بھی کئی پتھر مارے۔ خون بہہ رہا تھا۔ اور آپ یہ کہتے جاتے تھے کہ میری قوم نادانی سے یہ کررہی ہے۔ لوگ شکاری کتوں کی طرح لپک رہے ہیں۔ ہڈیاں پتھروں سے چور ہورہی ہیں لیکن آپ ہاتھ اٹھائے دعا کرتے ہیں۔ یہ تھا ایمان ایک احمدی کا۔۔۔۔ تو ایمان کسی کے مٹانے سے مٹ نہیں سکتا۔ غرض کوئی بھی ایمان کو مٹا نہیں سکتا۔ حکومتیں ہوں رعایا ہوں۔ امیر ہوں یا علماء ہوں۔ وہ ہمارے جسم اور جان کو مار سکتے ہیں۔ لیکن ایمان کو خراب نہیں کرسکتے۔ تو ہمارا فرض ہے۔ مردوں ہی کا نہیں بلکہ عورتوں کا بھی ویسا ہی فرض ہے کہ سلسلہ کے لئے قربانیوں کے لئے تیار رہیں ایک نہیں بلکہ سینکڑوں مثالیں ایسی ہیں جنہوں نے سلسلہ کے لئے بڑی بڑی تکلیفیں اٹھائیں۔ جبتک کہ خدا نے انہیں موت نہیں دی۔ اسلئے تمہارا فرض ہے۔ کہ مردوں کے دوش بدوش رہو۔ اگر تمہیں دین سے محبت ہے تو ان فتنوں کے زمانے میں مَیں نے جو سکیم مقرر کی ہے۔ اس کی پابند رہو۔ دیکھو ماں ساری رات بچے کے لئے جاگتی ہے۔ تو کیا وہ کسی پر احسان کرتی ہے۔ تو اگر دین کی محبت ہے۔ تو اس کیلئے ہر ایک قسم کی تکلیف برداشت کرو۔ میں سب راز تو آپ کو بتلا نہیں سکتا۔ کیونکہ جرنیل کا کام نہیں۔ کہ ہر ایک راز سپاہیوں کو بتلادے۔ میں نے ۲۷½ ہزار روپے کی اپیل کی تھی۔ لیکن ہم صرف روپے سے مقابلہ نہیں کرسکتے۔ دشمنوں کے پاس ایسے کئی آدمی ہیں جو بڑے متمول ہیں۔ وہ یکمشت ساٹھ ہزار دے سکتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں۔ بمبئی میں کئی سوداگر ہیں۔ جو دس دس بیس بیس لاکھ کے مالک ہوں گے۔ تو اگر ہم ایک کروڑ روپیہ بھی جمع کرلیں تو تب بھی مقابلہ نہیں کرسکتے۔ اصل کام ہر احمدی مرد اور احمدی عورت کا قربانی ہے۔ تو ہر ایک عورت مرد سادہ زندگی بسر کرے۔ کیونکہ ہم کو نہیں معلوم ہمیں کیا کیا قربانیاں کرنی پڑیں گی۔ دیکھو اگر یہ ہی عادت ڈالیں۔ کہ جو ہوا وہ خرچ کر دیا۔ حالانکہ قرآن مجید میں صاف حکم ہے۔ کہ اپنے مال میں نہ بخل کرو نہ اسراف۔ تو نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ جب دین کے لئے ضرورت ہوگی تو کچھ بھی دینے کے لئے نہ ہوگا پس میں یہ کہتا ہوں۔ کہ سادہ زندگی بسر کرو۔ اور محنت کی عادت ڈالو۔ اچھے کھانے کھانے والے یا جنکے گھر سامانوں سے بھرے پڑے ہوں۔ وہ کس طرح ہجرت کرینگے۔ اگر ہجرت کی ضرورت پڑ جائے یا کسی کو دین کی خدمت کے لئے کسی دوسرے علاقے میں بود و باش رکھنی پڑے۔ رسول کریمؐ کے زمانہ میں ایکدفعہ جانا پڑا بیس ہزار مسلمان گئے۔ تین مسلمان نہ گئے جو مسلمان نہ گئے وہ بہت مالدار تھے۔ ان کو یہ خیال تھا کہ ہمارے پاس باربرداری وغیرہ سب کچھ ہے۔ ہم پیچھے جا شامل ہونگے۔ اور وہ اسی مال کے گھمنڈ میں نہ گئے۔ حضور علیہ السلام کی عادت مبارکہ تھی کہ آپؐ ٹھہرتے ہوئے جایا کرتے تھے۔ اس دفعہ آپؐ نے شہر کے قریب ڈیرہ نہ لگایا اور چلے گئے۔ اور جب وہ اپنے گھروں سے پیچھے نکلے اور آپؐ کو نہ پایا راستہ میں خطرہ تھا۔ آخر واپس آنا پڑا۔ اللہ تعالےٰ کو اُن کا یہ فعل پسند نہ آیا اور ۵۰ دن کی سزا ان کے لئے مقرر کی کہ کوئی ان سے کلام نہ کرے۔ نوکر چاکر اور بیوی بچے اور کسی مسلمان کو اجازت نہ تھی۔ کہ اُن سے کلام کرے۔ ایک مرد نے تو خود اپنی بیوی کو اُس کی ماں کے گھر بھیجدیا کہ ایسا نہ ہو میں بھول جاؤں اور اس سے کلام کرلوں۔ ایک شخص کو بولنے کی زیادہ عادت تھی۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ میں سب سے بولتا اور کوئی مجھے جواب نہ دیتا۔ ایک روز میں اپنے چچازاد بھائی کے پاس گیا۔ وہ اپنے باغ میں بیٹھا ہوا تھا۔ اسے کہا اے میرے بھائی میرا کھانا اور میرا بیٹھنا ایک ہے۔ اور تو میرا ہمراز ہے۔ کیا میں منافق ہوں۔ مطلب یہ تھا۔ کہ اُس کے منہ سے سُن لوں کہ میں مومن ہوں یا منافق۔ لیکن اُس نے کوئی جواب نہ دیا۔ تو آسمان کی طرف منہ اٹھا کر کہا اللہ اور اُس کا رسول بہتر جانتا ہے۔ جب میں نے یہ رنگ دیکھا تو دل میں یہ کہتا تھا کہ زمین پھٹ جائے اور میں سما جاؤں میری آنکھوں کے آگے اتنا اندھیرا ہوگیا۔ کہ مجھ کو اُس کے باغ کے دروازے نظر نہیں آتے تھے۔ اور میں دیوار پھاندکر باہر آیا۔ میں بازار میں سے گزر رہا تھا۔ تو ایک شخص نے میری طرف اشارہ کرکے بتایا۔ کہ یہ ہیں جب اُس آدمی نے مجھے وہ خط دیا تو وہ خط ایک بادشاہ کا تھا۔ جس میں لکھا تھا۔ سُنا ہے۔ کہ محمد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے تمہاری عزت کا کوئی پاس نہیں کیا۔ تم میرے پاس چلے آؤ۔ تب میں سمجھا یہ شیطان ہے۔ اور مجھ کو دھوکہ دینا چاہتا ہے۔ میں نے اُس آدمی کو کہا تم میرے پیچھے پیچھے آؤ۔ اور جاتے جاتے جب میں ایک تنور کے پاس پہنچا تو وہ خط میں نے تنور میں ڈال دیا۔ اُسکو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہا جا اپنے بادشاہ کو کہہ یہ تیرے خط کا جواب ہے۔ میں روز رسول کریمؐ کی خدمت میں جاتا اور سلام کر کے میں حضورؐ کا منہ دیکھتا۔ شائید آہستہ سے جواب دیا ہو۔ اور چلا جاتا اور تھوڑی دور جا کر پھر واپس آتا کہ شائید حضورؐ نے سُنا نہ ہو۔ اور پھر سلام کر کے منہ دیکھتا۔ کہ شائید ہونٹ مبارک ہلیں اور آہستہ سے جواب دیتے ہوں۔ غرض باوجود زمین وسیع ہونے کے ہم پر تنگ تھی۔ ایک روز صبح کے وقت جب ہمارے گناہوں کی معافی کا حکم نازل ہوا۔ تو بہت سے لوگ خبر دینے کے لئے دوڑے۔ ایک شخص بہت ہوشیار تھا وہ ایک چھت پر چڑھ گیا اور چلایا اے مالک تیرا قصور خدا نے معاف کر دیا۔ (میں اس لئے یہ بتلا رہا ہوں کہ مال روک ہو جاتا ہے۔ دیکھو غریب لوگ چل پڑے۔ لیکن جو مالدار تھا۔ مال اسکی راہ میں روک ہو گیا) جو آدمی سب سے پہلے خبر لے کر میرے پاس آیا۔ میں نے اُس کو ایک جوڑا دیا۔ اور کہا۔ میرے پاس یہی مال ہے۔ باقی سب دولت باغ و زمین چونکہ یہی سامان میرے راستے میں روک ہوئے۔ میں نے عہد کر لیا ہے۔ کہ رسول کریمؐ کو سپرد کروں گا۔ تو یہی جوڑا میرا مال ہے جو مَیں آپ کو دیتا ہوں۔

اس تاریخی واقعہ سے فائدہ اٹھاؤ۔ اور یہ اقرار کرو ہم کھانے پینے میں سادگی اختیار کریں گی۔ ایک کھانا کھائیں گی۔ اکثر زمیندار عورتیں بھی کئی قسم کی سبزیاں پکا لیتی ہیں۔ ہر احمدیؐ بچہ و عورت اقرار کرے کہ لباس سادہ رکھینگے۔ جتنے جوڑے پہلے بناتے تھے اب کم بنائیں گے۔ اور گوٹہ کناری آئندہ نہ خریدیں گے۔ پہلا بنا ہوا منع نہیں۔ ڈاکٹر ایسے نسخے تجویز کریں جو ہلکی قیمت کے ہوں۔ کھیل تماشے نہ دیکھیں۔ بیاہ شادی میں نقد روپیہ دیں یا بالکل تھوڑا روپیہ دیں۔ رسم و رواج میں۔ مکان کی آرائیش پر زیادہ نہ خرچ کریں۔ اگر کوئی چیز ٹوٹ پھوٹ جائے تو بنا سکتے ہیں۔ اس میں بہت سے حکم امرار کے لئے ہیں کچھ درمیانے لوگوں کے لئے کچھ غربار کے لئے جو بچت ہو اس کی جائیدادیں بنائی جاہیں۔ اِس طرح اس میں غرباء عورتیں بھی شامل ہو سکتی ہیں۔ گاؤں کی عورتیں باہم ملجائیں اور دو دو روپے ملا کر ایک رقم جمع کریں۔ اور دو سَو کی کوئی جائیداد لے لیں۔ اور کرائے کی جو آمد ہو اس کو آپس میں تقسیم کر لیں۔ اگر کسی وقت چندے کی ضرورت ہو۔ تو اس میں سے دے سکتی ہیں۔ اگر اسی طرح ہر ایک شخص کچھ نہ کچھ بچا کر اپنی جائیدادیں بنانے لگ جائے تو تھوڑے عرصے میں بہت کچھ بنا سکتے ہیں۔ پھر جب مالی حالت مضبوط ہو جائے گی۔ تو خدمت دین کا بھی موقعہ مل جائیگا۔ اگر ہزار کا زیور کسی جائیداد کی صورت میں تبدیل کر لیں تو پانچ روپے ماہوار کم از کم آمد ہو سکتی ہے۔ لیکن میں یہ حکم نہیں دیتا کہ کمزور ابتلا میں نہ پڑ جائیں۔ کیونکہ حضرت صاحبؑ فرماتے تھے۔ کہ عورتوں کو زیورات اپنے عزیزوں سے زیادہ پیارے ہوتے ہیں۔ تم میں سے اکثر ایسی ہیں جنکے زیور تو ہیں لیکن زکوٰۃ نہیں دیتی ہو۔ اسی طرح سے تم ان عذابوں سے بچ جاؤ گی جو زکوٰۃ نہ دینے کیوجہ سے ہوتے ہیں۔ اگر تمہارے پاس زیور ہیں۔ تم کو پھر زکوٰۃ دینی پڑے گی۔ اُسی زیور کی جائیداد خرید لو۔ تو تمہاری آمد کا حصّہ ہو جائینگے۔ تم بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آسانی سے خرچ کر سکو گی۔ اور دین کی راہ میں بھی خرچ کرنیکی سہولت ہوگی اور تم ملکر بھی جائیداد بنا سکتی ہو۔ جہاں لجنہ ہو۔ وہاں لجنہ والیاں کوشش کریں جہاں لجنہ نہ ہو وہاں لجنہ بنائی جائیں۔ زمیندار عورتیں بھی اپنے کام کاج کرنے کے درمیان میں گھنٹہ آدھ گھنٹہ وقت نکال لیں اور چھکو اور ٹوکریاں ہی بنالیں۔ تو آنہ دو آنہ ضرور کما سکتی ہیں۔ اور بڑی بڑی ہنر والیاں بیس۲۰ تیس۳۰ روپے ماہوار تک کما سکتی ہیں۔ لیکن مَیں نے چونکہ آجکل حکم دیا ہے کہ آرائش نہ کرو۔ اسلیئے ایسی سادہ چیزیں بنائیں۔ مثلاً پراندے۔ ازار بند آئندہ کے لئے میں تجویز کرتا ہوں ۱۹۳۶ء سے ہر فروری سے نمائش ہوا کرے۔ اور اس میں سب جگہ کی عورتیں چیزیں بھیجا کریں۔ وہاں یہ چیزیں بک سکتی ہیں۔ اور یہ لاہور میں نمائش ہو۔ اس میں ہر جگہ کی عورتیں شامل ہوں۔ حیدر آباد دکن۔ بنگال۔ یو۔ پی۔ سرحد۔ پنجاب کی عورتیں بھی آئیں۔ اور اسوقت جو مخالفت ہو رہی ہے۔ اس کے جواب میں ہماری عورتیں عورتوں میں تبلیغ کریں اور اس میں کانفرنس و نمائش ..... میں قصور۔ امرتسر۔ فیروزپور۔ گجرانوالہ ہر ضلع کی عورتیں ہوں۔ لیکچراروں کو عمدگی سے لیکچروں کے لئے تیار کرایا جائے۔ میں اس کی مدد کیلئے مرد بھی مقرر کروں گا۔ اسی طرح عورتیں بھی تبلیغ میں حصّہ لے سکتی ہیں۔ رفتہ رفتہ دوسری جگہوں میں بھی تبلیغی مرکز بنائے جائیں۔ مثلاً لاہور۔ امرتسر۔ سیالکوٹ۔ تا دوسری جگہ بھی عورتیں تبلیغ کر سکیں۔ اب میں نے تمہارے لئے بھی کام بتا دیئے ہیں۔ آئندہ تم یہ نہیں کہہ سکتیں کہ تم کو خدمت کا موقعہ نہیں ملا۔ اپنی زندگیوں کو سادہ بناؤ۔ تبلیغی کاموں میں حصّہ لو۔ اگر تم اب بھی عذر کرو۔ تو جائز نہ ہوگا۔ مَیں دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ آئندہ اسلام کی خدمت کی توفیق ہماری عورتوں اور ہمارے بچوں کو اور مردوں کو دے۔ اور تم کوشش کرو۔ کہ دشمن تمہاری کوششوں کو دیکھکر تم میں داخل ہوں۔ اب تمہارے لئے کوئی عذر کی گنجائش نہیں۔ ہر ایک کے لئے علیحدہ علیحدہ کام مقرر ہیں۔ سستی کرو گی تو خدا کے حضور جوابدہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ مجھ کو اور آپ کو توفیق دے۔ کہ ہم اس کی رضا پر چلیں۔ آمین ؂

(زبیدہ سیکرٹری انصار اللہ اہلیہ محمد نواز خان سیالکوٹ سیر ٹریز)

عطیات برائے اعانت مصباح

(۱) استانی نظیر فاطمہ صاحبہ کی والدہ فوت ہوگئی ہیں۔ ایصال [illegible] کے لئے دو روپے اعانت مصباح فنڈ میں بھجوا کر ملتجی ہیں۔ کہ اُن کی مغفرت کے لئے سب بہنیں دعا فرمائیں؂

(زبیدہ سیالکوٹ)

(۲) اہلیہ مستری غلام حسین صاحب شاہدرہ نے ایک روپیہ عنائت فرمایا ہے۔ کہ کسی غریب بی بی کے چندے میں شامل کر لیا جائے۔ جو ڈیڑھ روپیہ مزید دیکر اپنے نام اخبار مصباح جاری کرانا چاہے؂

(۳) محترمہ زینب بیگم صاحبہ اہلیہ استاذ الاطباء حکیم احمد الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ شاہدرہ نے ساڑھے سات روپے کی رقم مرحمت فرمائی ہے کہ تین مصباح غیر مستطیع خواتین کے نام جاری کئے جائیں۔ ہم یہ تجویز کرتے ہیں کہ جو خواتین فی الواقع استطاعت نہیں رکھتیں وہ بہ تصدیق پریذیڈنٹ صاحب یا امیر جماعت اپنا نام اور نصف چندہ سالانہ ڈیڑھ روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ ہم بقیہ رقم اس عطیہ میں سے شامل کرلیں گے۔ اور اس طرح پر ۶ چھ خواتین اس سے مستفید ہو سکتی ہیں؂

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وفات مسیحؑ

آج میں اپنی پیاری بہنوں کے سامنے ایک ایسے مسئلہ کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہتی ہوں کہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی ابتدائی دلیل ہے۔ اور جس کے لئے آپؑ نے فرمایا ہے۔ کہ اگر یہ ثابت ہو جائے۔ کہ آنیوالا مسیح وہی موسوی سلسلہ کا مسیح ہے اور وہ اب تک زندہ آسمان پر بیٹھا ہے اور امت محمدیہ کی اصلاح کے لئے وہی دوبارہ آسمان سے آئیگا۔ تو اس صورت میں میرے تمام دعاوی غیر ضروری ٹھہرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مسئلہ کو بڑی اہمیت دی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی کتاب ایسی نہیں۔ جس میں وفات مسیحؑ کا ذکر نہ پایا جائے۔ اس مسئلہ کی حقیقت کو واضح کرنے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عیسائی مذہب کی زبردست طاقت کو کمزور کر دیا۔ دیکھ لو کہ وہ عیسائی جو بڑوں سے لیکر چھوٹوں تک حضرت مسیح کی حیات اور الوہیت منوانے میں تمام تر طاقتیں صرف کر رہے تھے۔ وہ آج اس مسئلہ کا نام سُننے سے بھی اظہار فرار کرتے ہیں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد ہمارے سلسلے کے علماء بھی اس طرح اس مسئلہ پر زور دیتے رہے ہیں۔ کہ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی منشاء تھی۔ اور اس قدر اس مسئلہ کی حقیقت کو واضح کیا گیا۔ کہ آخر مخالفین کو یہ کہکر جان چھڑانی پڑی۔ کہ ہمیں کیا عیسےٰ زندہ ہو یا مردہ ہم مرزا صاحب کو مسیح نہیں مانیں گے۔ یہ بھی اُن کی چالاکی ہے۔ مگر ان کے ایسا کہنے پر ہماری جماعت کے بعض افراد نے اپنی تبلیغ میں اس مسئلہ کی اہمیّت کو کم کر دیا۔ انہوں نے یہ سمجھ لیا کہ اب مخالف لوگ حضرت مسیح ناصری کی وفات کے قائل ہو گئے ہیں۔ ہاں یہ تو صحیح ہے۔ کہ ان کے دل تو مان گئے ہیں۔ کہ حضرت مسیح ناصری فوت ہو گئے ہیں۔ مگر ابھی وہ زبان سے تو اقرار نہیں کرتے۔ ابھی تو وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شعر کے صرف ایک مصرع کے مصداق ہوئے ہیں۔ لیکن دوسرا مصرع جو پہلے سی کئی گنا وزنی ہے۔ وہ تو ابھی باقی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ (ابن مریم کے ذکر کو چھوڑ دو اس سے بہتر غلام احمدؑ ہے) اب انہوں نے یہ کہکر کہ ہمیں کیا عیسےٰ زندہ ہو یا مردہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پہلے مصرع کی تعمیل تو کر دی۔ لیکن دوسرا تو ابھی باقی ہے۔ اگرچہ یہ صحیح ہے۔ کہ وہ لوگ اس مسئلہ پر اب بات کرنا نہیں چاہتے۔ مگر ہمیں چاہیئے۔ کہ اور بھی زیادہ زور دیا کہ یہ قاعدہ کی بات ہے۔ کہ جب فریقین آپس میں مقابلہ کرتے ہیں۔ ان میں سے جب ایک فریق پسپا ہو جاتا ہے۔ تو دوسرا وہیں نہیں کھڑا رہتا بلکہ زور سے آگے بڑھتا ہے۔ اور مخالف کے ہتھیار چھین کر اسکی طاقت کو کمزور کر کے اسے اپنے قبضہ میں کر لیتا ہے۔ پس اب جو مخالف ہمارے سامنے ہیں۔ اُن کے ہاتھ میں حیات مسیح کا مسئلہ اسلام اور بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نقصان پہنچانیکا ایک زبردست ہتھیار ہے۔ ہمیں بھی چاہیئے۔ کہ جب فریق مخالف حضرت مسیح موعود

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوت بازو سے پس پا ہو رہا ہے تو ہم پہلے سے زیادہ زور کے ساتھ اس پر حملہ آور ہوں اور ایذا رسانی کے ہتھیار چھین لیں۔ تاکہ وہ ہمارے ساتھ تعلق قائم کرنے پر مجبور ہو جائے۔ یہ صحیح ہے۔ کہ اب فریق مخالف یہ اقرار کرتا ہے۔ کہ جس ہتھیار پر اسے گھمنڈ تھا وہ کند اور بودا ہو گیا ہے۔ مگر ہے تو ابھی اس کے ہاتھ میں۔ پس جب تک وہ یہ کہتے رہیں۔ کہ ہمیں کیا عیسےٰ زندہ ہو یا مردہ ہم یہی سمجھینگے۔ کہ وہ ہم سے حیلہ سازی کرتے ہیں۔ ہاں ہم مان سکتے ہیں۔ کہ ان کی یہ بات صحیح ہے۔ مگر اس شرط پر کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس شعر کو (ابن مریم کے ذکر کو چھوڑ دو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے) اول سے آخر تک پڑھیں ہمیں چاہیئے۔ کہ ہم ان سے علی الاعلان یہ کہلا دیں۔ مسیح موسوی بھی قد خلت من قبلہ الرسل کا مصداق ہے۔ اور آنیوالا مسیح اما مکم منکم کے ماتحت امت محمدیہ میں سے ہی مبعوث ہوگا۔ پس اے میری پیاری بہنو! میں آپ سے اپیل کرتی ہوں۔ کہ آپ مردوں کے ساتھ ہو کر انکا ہاتھ بٹائیں۔ کیونکہ دینی کاموں میں آپ پر مردوں کے برابر فرائض ہیں۔ پس آپ جہاں دوسرے مسائل سے مخلوق کو آگاہ کریں۔ وہاں آپ کی زیادہ تر کوشش اس مسئلہ کی حقیقت کو ظاہر کرنے پر صرف ہونی چاہیئے۔ اب میں آپ کی امداد کی خاطر اور سہولت کے لئے ان دلائل میں سے جو حضرت مسیح موعود ؑ نے وفات مسیح کے متعلق بیان فرمائے ہیں کچھ تحریر کئے دیتی ہوں۔ میرا یقین ہے۔ کوئی سعید روح جس میں ایک ذرہ بھی سعادت موجود ہے۔ اور جو حق کی متلاشی ہے۔ اور جو خدا اور اس کے پاک کلام پر ایمان رکھنے والی ہے وہ ہرگز اس دلیل سے روگردانی نہیں کر سکتی۔ اور وُہ یہ ہیں:۔

(۱) وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ أَفَإِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخَالِدُونَ (انبیاء ع ۳)

ترجمہ:۔ اور ہم نے تجھ سے پہلے (اے محمد صلعم) کسی انسان کو ہمیشہ کی زندگی نہیں دی۔ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ تو تو مر جائے اور وہ ہمیشہ رہیں۔ ہماری غیر احمدی بہنیں غور فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کسقدر غیرت سے فرماتا ہے کہ أَفَإِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخَالِدُونَ۔ لیکن تم ہو کہ قرآن مجید کے برخلاف مسیح کی زندگی پر اپنا عقیدہ جمائے بیٹھی ہو۔ کیا تم یہ گوارہ کر سکتی ہو کہ خدا تعالیٰ کی گواہی کو رد کر دو اور کیا یہ ہو سکتا ہے۔ کہ وہ اکمل انسان جو انفع الناس کا مرتبہ رکھتا ہو۔ اور جو رحمت للعٰلمین ہو۔ اور جس کے دیر تک دنیا میں رہنے کی ضرورت ہو۔ اور بار بار یہاں دنیا میں اس کی ضرورت ہو۔ وہ تو رحلت فرما جائے اور جو اس سے پہلے کا ہو وہ زندہ ہو۔ پس اگر قرآن مجید پر ایمان رکھتی ہو۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت کا دم بھرنے والی ہو۔ تو تمہیں ماننا پڑیگا۔ کہ مسیح علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں ؎

غیرت کی جا ہے عیسےٰ زندہ ہو آسماں پر
مدفون ہو زمیں میں شاہِ جہاں ہمارا

دُوسری دلیل۔ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ۔ أَفَإِنْ مَّاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ (آل عمران ع ۱۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف ایک رسول ہیں آپ سے پہلے کے سب رسول گزر چکے ہیں۔ پس اگر یہ مر جائے یا قتل کیا جائے۔ تو تم اپنی ایڑیوں پر پھر جاؤ گے۔ اس آیت سے ثابت ہے۔ کہ رسول کریم صلعم سے پہلے جتنے رسول گذری ہیں وہ اس دنیا سے بذریعہ موت طبعی یا قتل اٹھ چکے ہیں کوئی زندہ نہیں خلت کے معنی خود ہی اللہ تعالیٰ نے کر دیئے ہیں۔ موت یا قتل۔ آسمان پر زندہ چڑھ جانے کو خلت نہیں فرمایا۔

تیسری دلیل۔ والذین یدعون من دون اللہ لا یخلقون شیئاً وھم یخلقون اموات غیر احیاءٍ وما یشعرون ایان یبعثون۔ ترجمہ۔ یہ مشرک لوگ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے سوائے پکارتے ہیں۔ وہ ایسے ہیں۔ کہ انہوں نے کچھ پیدا نہیں کیا بلکہ پیدا کئے گئے ہیں۔ مردہ ہیں زندہ نہیں۔ اور نہیں جانتے کہ کب اٹھائے جائیں گے۔ اب غور کرو۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو ان ہستیوں میں نہیں مانا جاتا۔ بلکہ معبود شمار کیا جاتا ہے۔ یقیناً حضرت مسیح بھی انہیں ہستیوں میں شمار کئے جاتے ہیں۔ جنکو معبود مانا جاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ۔ یعنی بیشک کافر لوگ کہتے ہیں کہ مسیح ابن مریم اللہ ہے۔ پس اگر حضرت مسیح عام انسان ہیں۔ تو بھی قرآن مجید کی گواہی کے مطابق فوت ہو گئے ہیں جیسا کہ میں نے آیت اول میں بیان کیا ہے۔ لیکن اگر رسول ہیں تو بھی ان کو آیت وما محمد الا رسول کے ماتحت فوت شدہ تسلیم کرنا پڑیگا۔ اور اگر معبود ہیں تو اسکی بھی اللہ تعالیٰ نے خوب وضاحت کر دی ہے۔ اور ثابت کر دیا ہے۔ کہ مسیح علیہ السلام فوت شدہ ہیں۔ پس ان آیات کے مقابلہ میں کسی کے من گھڑت عقائد کچھ بھی وقعت نہیں رکھتے۔ ہمیں چاہیئے۔ کہ اپنے عقائد کو قرآن مجید کے تابع کریں نہ کہ قرآن مجید کو اپنے عقائد کے تابع کرنے لگ جائیں۔ میں چاہتی تھی۔ کہ اس مضمون کو زیادہ وضاحت سے بیان کروں۔ مگر وقت بہت کم ملا ہے۔ لہٰذا میں اسپر اکتفا کرتی ہوں۔ اور آئندہ اخبار مصباح کے ذریعہ خدا کے فضل و کرم سے اس مسئلہ پر جہانتک مجھ سے ہو سکا روشنی ڈالنے کی کوشش کرونگی۔ اور میں دوبارہ اپنی بہنوں سے درخواست کرتی ہوں۔ کہ وہ بھی اخبار مصباح کے ذریعہ اس مسئلہ کو خوب واضح کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر خدا کی بے شمار رحمتیں ہوں۔ آپ نے ہم کو بہت بڑی بڑی دلائل سکھا دیئے ہیں۔ ہم نے گھر سے کچھ نہیں لانا۔ کیونکہ اس خدا کے جری نے ہم کو عجیب عجیب ہتھیار دشمن کو نیچا دکھانے اور ہمکو فاتح بنانے کیلئے عنایت فرمائے ہیں۔ اب ہمیں ضرورت ہے تو صرف اس قدر کہ ان ہتھیاروں کو چلانیکی مشق کیجائے تاکہ بوقت ضرورت ان کے استعمال پر ہمیں قدرت حاصل ہو۔ اور ہم آسانی کے ساتھ شیطانی اور طاغوتی لشکر کو زیر کر کے خدائے تعالیٰ اور اس کے رسولوں کے نام کو دنیا کے گوشہ گوشہ میں بلند کر سکیں ؛

اے خدا ہمیں توفیق بخش کہ ہم ایسا ہی کر سکیں۔

اٰمین ثم اٰمین ؛

(خاکسارہ زینب بی بی پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ شاہدرہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عجائبات عالم

23

(لنڈن ۲۵ر دسمبر) انگلستان کے ایک لڑکے نے جس کی عمر بمشکل ساڑھے سات سال ہے۔ اپنی دماغی طاقت سے انگلستان کے ماہرین تعلیم اور ڈاکٹروں کو حیران کر رکھا ہے۔ لڑکے کا نام آرتھر گرین وُڈ ہے۔ اور اس کا باپ ٹیچر ہے دو سال کی عمر میں جبکہ عام بچے معمولی باتیں کرنے کے بھی قابل نہیں ہوتے۔ وہ بآسانی کتابیں پڑھ لیتا تھا۔ چار سال کی عمر میں اس نے گرائمر کے قواعد کو سمجھ لیا تھا۔ ساڑھے سات سال کی عمر میں اس نے اسقدر تعلیم حاصل کر لی ہے۔ کہ وہ یونیورسٹی میں داخل ہونے کے قابل ہے ؛

(بلگریڈ بذریعہ ڈاک) کنگ الیگزینڈر کے قتل کے بعد جن لوگوں کو خطرناک سمجھ کر ملک سے جلاوطن کیا گیا ہے۔ ان میں ایک چار سالہ لڑکی بھی شامل ہے۔ اسکے کوٹ پر ایک کارڈ لگایا گیا۔ جس پر اُس کا نام۔ اُس کا پتہ۔ اور اُس کا جرم درج تھا۔ اُسے پولیس کی حراست میں ہنگری کی سرحد پر پہنچایا گیا جہاں اُس کی ماں اُس کا انتظار کر رہی تھی ؛

لاس اینگلیں میں ۔ ۔ ۔ ۔ رصدگاہ میں رکھنے کیلئے ۲۰ فٹ قطر کا ایک مصنوعی چاند بنایا جا رہا ہے۔ جسمیں تمام وہ چیزیں جو کہ موجودہ سائینسدانوں کو معلوم ہیں۔ دکھائی جائینگی ؛

سائینسدانوں کا خیال ہے۔ کہ وائرلیس کی جو رَو ایک جگہ سے دوسری جگہ آواز کو لیجاتی ہے۔ وہ بیماریوں کا علاج بھی کر سکتی ہے۔ عنقریب اس نئے طریق علاج پر عمل شروع ہو جائیگا۔ اور ملک میں جابجا ہیلتھ براڈکاسٹنگ سٹیشن قائم ہو جائینگے۔ جن میں بیماروں کا علاج کیا جائیگا ؛

(لنڈن بذریعہ ڈاک) اوک لینڈ کیلیفورنیا میں ایک عورت کے مکان کو آگ لگ گئی۔ فائر بریگیڈ والوں نے موقعہ پر پہنچکر اُسے نیند سے بیدار کیا لیکن یہ کہکر کہ آپ آگ بجھا دیں۔ وہ پھر سو گئی ؛

(شنگھائی بذریعہ ڈاک) یہاں بارش کے دوران میں آسمان سے چھ فٹ لمبا سانپ گرا سانپ کو لوگوں نے فوراً ہلاک کر دیا۔ یہ اپنی قسم کا پہلا واقعہ ہے ؛

(پیرس بذریعہ ڈاک) سلجونٹ فرانس کی ایک عورت کی حال ہی میں موت ہوئی ہے۔ اس کی عمر ۱۰۳ سال کی تھی۔ لیکن وہ غیر شادی شدہ تھی۔ جوانی میں کئی آدمیوں نے اس سے شادی کی درخواست کی۔ لیکن وہ اُنہیں نامنظور کرتی رہی۔ وہ کہا کرتی تھی۔ کہ میں شادی کر کے اپنے آپکو پابند بنانا نہیں چاہتی ؛

ڈرہم کے ایک ۷۳ سالہ کسان تھامس ولسن نے ایک ۷۳ سالہ عورت مس میری ہال سے شادی کی ہے۔ اس شخص کی یہ پہلی شادی ہے ؛

شیخوپورہ۔ چک نمبر ۳ سیٹھ والا میں ایک پیر محبوب شاہ رہتا تھا۔ مائی سدھا کور اور اس کا باپ اس پیر کے پیرو تھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور انہیں اس پیر سے بڑی عقیدت تھی۔ کچھ عرصہ ہوا کہ پیر مر گیا۔ اسکے مرنے کے تھوڑے دن بعد مائی سدھا کور کا باپ بھی مر گیا۔ پیر نے وصیت کی تھی کہ اسکی موت کے بعد اسکی گدی کی وارث مائی سدھا کور بنے۔ چنانچہ پیر کی موت کے بعد بہت سے لوگ اس کی درگاہ پر نذرانہ چڑھانے آیا کرتے تھے۔ اور مائی سدھا کور نے اس آمدنی سے ایک لنگر جاری کر رکھا تھا جس سے تمام نذرانہ گذاروں وغیرہ کو مفت کھانا دیا جایا کرتا تھا۔ مائی سدھا کور کا بیان ہے کہ پیر کی موت کے بعد اسنے اس کی لاش کو ایک کمرے میں لکڑی کے صندوق میں بند کر کے رکھدیا۔ اسی کمرے میں اپنے باپ کی لاش بھی رکھدی۔ ہر روز رات کے وقت وہ پیر کیلئے حقہ اور اپنے باپ کے لئے داتن رکھ چھوڑتی تھی۔ دوسرے دن صبح کو اٹھکر وہ اس کمرے میں جاتی تو دونوں چیزیں استعمال کی ہوئی پاتی۔ اسنے یہ اپنا یہی معمول بنائے رکھا۔ یہاں تک کہ مسلمانوں نے اُسے اس امر پر راضی کر لیا۔ کہ پیر کی لاش کو دفن کر دیا جائے۔ اور اس کی قبر پر ایک مقبرہ تعمیر کر دیا جائے۔

لیکن اس کے بعد جیسا کہ مائی سدھا کور نے بیان کیا۔ اسکی راتوں کی نیند حرام ہو گئی۔ خواب میں پیر کی روح آکر اسے دھمکیاں دیتی اور ڈراتی تھی۔ اسپر آخر کار اس نے تنگ آکر تین آدمیوں کی مدد سے لاش کو قبر سے نکالا۔ اور پہلے کی طرح ایک صندوق میں بند کر کے کمرے میں رکھدیا۔ جب مسلمانوں کو معلوم ہوا تو ان کا ایک اجتماع عظیم مائی سدھا کور کے دروازے پر اکٹھا ہو گیا۔ وہ سخت غصے میں آئے ہوئے تھے۔ مگر پولیس نے اطلاع ملنے پر فوراً کارروائی کی۔ اور اس طرح وہ پٹنے سے بچ گئی۔ مائی سدھا کور کو تنبیہ کر کے چھوڑ دیا گیا۔ اور ان تین آدمیوں کو جنہوں نے اسے لاش کھود نکالنے میں مدد دی تھی گرفتار کر لیا گیا۔ اور پیر کی لاش پھر مقبرے میں دفن کر دی گئی۔

ہدایت نسواں

یہ رسالہ جناب شیخ محمد بشیر صاحب آزاد کی تصنیف منیف ہے۔ جس میں صاحب موصوف نے عورتوں کے لئے شادی سے پہلے اور شادی سے بعد نہایت قیمتی ہدایات دی ہیں۔ اور اسکے علاوہ بہت سی مفید باتیں جمع ہیں۔ زندگی کے تین دور مقرر کئے ہیں۔ اور ہر حصہ زندگی کے متعلق رہنمائی کی ہے۔ یہ رسالہ عمدہ کاغذ پر اچھی طباعت سے مزین ہے۔ قیمت فی رسالہ چار آنے (۴؍) محصول ڈاک ایک آنہ (۱؍) علاوہ۔ دفتر اخبار مصباح سے بھی مل سکتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درِ شاہوار

اس دلکش نام سے ہمارے محترم دوست مولانا ابو الفضل محمود چو صفحہ منظوم ٹریکٹ نکالنے شروع کئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی مختلف نظمیں اور ان کا اقتباس تبلیغی رنگ میں ہوتا ہے۔ یہ بہت مؤثر ذریعہ تبلیغ و دلکش پیرایہ دعوت الی الحق ہے۔ آٹھ آنے کے پچاس ۵۰ دیتے ہیں۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ اس سلسلہ کو بہت وسیع کیا جائے۔

ملنے کا پتہ

ابو الفضل محمود قادیان

وصیتیں

ملـ ۴۲۴۷۔ منکہ سیدہ سعیدہ بیگم زوجہ سید فرزند علی شاہ قوم سید عمر ۳۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۱۸ شہادت ۱۳۱۳ ہش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔ میری جائیداد اسوقت زیور قیمتی ایک ہزار روپیہ۔ اسکے علاوہ دو ہزار روپیہ بابت حق مہر جو تاحال وصول کرنا ہے۔ میرے مرنے کیوقت جسقدر میری جائیداد ہو۔ اُسکے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے کوئی رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردیجائیگی؀

العبد:۔ سیدہ سعیدہ بیگم زوجہ سید فرزند علی شاہ۔ گواہ شد:۔ بوستان خان سیکرٹری وصایا کوہ مری بقلم خود۔ ۱۸ ش ۱۳۱۳ ہ۔ گواہ شد:۔ سید فرزند علی شاہ خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ مبارک احمد احمدی پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ کوہ مری ۱۳۱۳ ہش ۱۹

ملـ ۴۲۴۹۔ سکینۃ النساء زوجہ شیخ حبیب اللہ قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی قادیان ڈاکخانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۴ ش ۱۳۱۳ ہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد جسقدر جائیداد ثابت ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردیجائیگی۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ مہر ایک ہزار پانسو روپیہ جس میں سے مبلغ -/۴۱۱ روپیہ بصورت زیور اور یکصد روپیہ نقد وصول ہو چکا ہے۔ جو میرے پاس موجود ہے۔ باقی -/۹۸۹ روپیہ خاوند کے ذمہ واجب الادا ہیں۔ اِس کے علاوہ جو والدین کی طرف سے بصورت زیورات ملا ہے۔ اسکی قیمت مبلغ -/۱۱۲ روپیہ ہوتی ہے۔ اس طرح کل رقم -/۱۶۱۲ روپیہ ہوتے ہیں اس رقم کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں؀

گواہ شد:۔ حبیب اللہ خاوند موصیہ بقلم خود۔ العبد: سکینۃ النساء بنت حکیم غلام نبی احمدی مرحوم بقلم خود۔ گواہ شد:۔ مرزا برکت علی موصی امیر جماعت احمدیہ آبادان ملک ایران۔ گواہ شد:۔ رستم خان بقلم خود سرائے ڈرزنگ آفس اے۔ پی۔ او۔ سی۔ آبادان وفنانشل سیکرٹری انجمن احمدیہ آبادان۔ ملک ایران؀

نرقی حسن خوبصورتی اور چہرے کے امراض کی لاثانی دوا

فیسرین رجسٹرڈ

گندرا ہوا جمال دلاتی ہے فیسرین
امراضِ چہرہ جڑھ سے اڑاتی ہے فیسرین
دھبہ رہے نہ داغ مہاسے رہے نہ کیل
اجزائے پاک زود اثر بوئے جانفزا
جو نوجوان کیلوں سے تنگ آئے ہوں انہیں
آپ اسکو ایک بار ضرور آزمائیے

بیشک عجب کمال دکھاتی ہے فیسرین
کیلوں کو چھائیوں کو مٹاتی ہے فیسرین
بگڑے ہوئے رخوں کو بناتی ہے فیسرین
ان خوبیوں سے دل کو لبھاتی ہے فیسرین
خوشخبری علاج سناتی ہے فیسرین
تاثیر ایک پل میں دکھاتی ہے فیسرین

قیمت:۔ فی شیشی ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔
ملنے کا پتہ:۔ فیسرین فارمیسی مکتسر ضلع فیروزپور۔ پنجاب
(نیاز مند ہینجر)

مفت! —— مفت!!

گھر بیٹھے یا باقاعدہ تعلیم حاصل کرکے آیورویدک یونانی حکمت ہومیوپیتھک بائیوکیمک کی سندات حاصل کرنے کا قاعدہ (قواعد) کارڈ ڈالکر مفت طلب کریں؀

پرنسپل والڈ انڈین میڈیکل کالج انبالہ شہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جمپر کا تکون گلا۔

سلمہ سے تیار کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

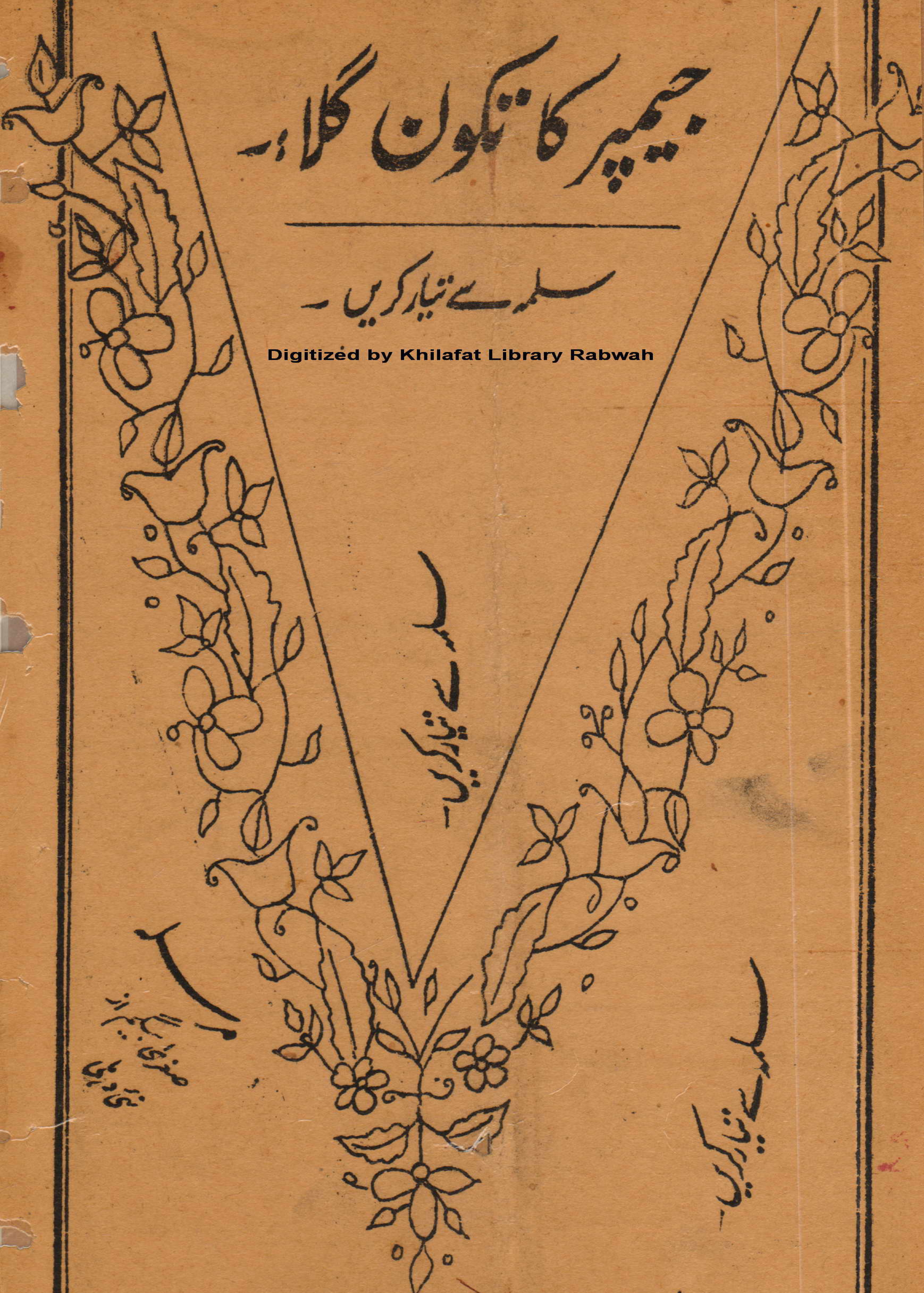

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا۔